Al-Aẓvā الاضواء
ISSN 2415-0444 ;E 1995-7904
Volume 35, Issue, 53, 2020
Published by Sheikh Zayed Islamic Centre,
University of the Punjab, Lahore, 54590 Pakistan

اجتماعی اجتہاد میں مجلسِ شرعی انڈیا کا منہج اور جدید فقہی مسائل کے حل میں خدمات

Methodology of Majlis-e-Shar'ī India in Collective Thinking (Ijtimā'ī Ijtihād) and its Contribution to Contemporary Jurisprudential Issues

محمد حیات خان*
جنید اکبر**

Abstract:
Collective thinking of Muslim Scholars termed as Al-ijtihād al-jimā'ī is considered to be the most common style of in current ijtihād era. Hanafī school of Fiqh is rightly labeled as pioneer in this regard. Now a days, several Fiqh academies that opt this style have been established in Muslim and non Muslim countries. Majlis-e-shar'ī Mubarakpur, India is one of these academies. This article is aimed to focus on this academy by bringing its brief introduction, methodology it opted and some of recommendations this academy has issued regarding contemporary jurisprudential issues .The authors have concluded that the academy, in its 25 sittings up till now, has addressed several modern social, economic and medical issues along with some modern issues relating to Ibādāt. Opting an exclusive methodology of ijtihād, confining to Hanafī school of fiqh and having special focus on the jurisprudential quotations of Mawlāna Ahmad Raza Khān, Mufti Amjad Al Ali and other numerous scholars of Barelvi school of thought, this academy has contributed a lot to contemporary fiqh studies and to prove that Islam is practicable in all seasons and for all generations specially for millennials

Keywords: *Ijtimā'ī Ijtihād ; Hanafī Fiqh; Jurisprudence.*

* پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ علومِ اسلامیہ، جامعہ ہری پور، پاکستان
** اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علومِ اسلامیہ، جامعہ ہری پور، پاکستان

موضوع تحقیق کا تعارف:

تمام فقہی مذاہبِ فکر میں سے فقہ حنفی کو یہ امتیاز حاصل رہا ہے کہ اس کی ابتدائی تدوین و تالیف میں اجتماعی عمل کارفرما رہا ہے۔ امام ابو حنیفہؒ کی مجلسِ تحقیق میں شامل افراد مختلف فقہی مسائل پر اجتماعی غور و فکر کرتے اور اس کے بعد متفقہ مسائل کے ساتھ ساتھ مختلف فیہ مسائل کو اختلافی نوٹ کے ہمراہ درج کر لیا جاتا۔ یہی کتب بعد میں فقہ حنفی کا قیمتی علمی ذخیرہ شمار ہونے لگا۔ امام ابو حنیفہؒ کی اس مجلسِ تحقیق نے بعد میں آنے والے افراد کے سامنے اجتماعی اجتہاد کا ایک نمونہ پیش کیا جسے علمی حلقوں میں پذیرائی حاصل رہی ہے۔

ہندوستان میں ابتداء ہی سے فقہ حنفی حکومتی اور عوامی حلقوں میں مقبولِ عام رہی ہے اور علماءِ احناف ہند کا اس کی اشاعت و ترویج اور ارتقاء میں بے حد اہم کردار رہا ہے۔ مختلف حکمرانوں کے دورِ اقتدار میں لکھے جانے فتاویٰ جات میں الفتاویٰ الغیاثیہ، فتاویٰ قراخانی، فوائد فیروز شاہی، فتاویٰ تاتارخانیہ، فتاویٰ حمادیہ، فتاویٰ ابراہیم شاہی، فتاویٰ امینیہ، المتانۃ فی مرمۃ الخزانۃ، فتاویٰ بابری اور فتاویٰ عالمگیری شامل ہیں۔[1]

ان تمام فتاویٰ جات میں سے فتاویٰ عالمگیری کو اس لحاظ سے اہمیت حاصل ہے کہ اس میں امام ابو حنیفہؒ کی مجلسِ تحقیق کی طرز پر اجتماعی اجتہاد کا فریضہ سرانجام دیا گیا اور ہندوستان کے اکابر علماء نے حکومتِ وقت کی سرپرستی میں کئی جلدوں پر مشتمل ایک ضخیم کتاب تیار کی جو ہندوستان میں بطورِ قانون استعمال ہونے لگی۔

اجتماعی اجتہاد کی تعریف:

کتبِ اصولِ فقہ میں اجتہاد کی تعریف "استفراغ الفقیه الوسع لتحصیل ظنّ بحکم شرعی"[2] کے الفاظ سے کی گئی ہے جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ صرف اجتہادِ فردی کو شامل ہے، اس لئے محققین نے "اجتہاد جماعی" کی ایک اصطلاح وضع کی ہے جس کی تعریف حسبِ ذیل ہے:

"استفراغ اغلب الفقهاء الجهد لتحصیل ظنّ بحکم شرعی بطریق الاستنباط، واتفاقهم جمیعاً او اغلبهم علی الحکم بعد التشاور"[3]

"فقہاء کا کسی حکمِ شرعی ظنّی کو حاصل کرنے کے لئے اپنی پوری کوشش صرف کرنا اور ان تمام کا یا ان میں سے اکثر کا مشاورت کے بعد اس حکم پر اتفاق کر لینا"

عصرِ حاضر میں اجتماعی اجتہاد:

عصرِ حاضر میں اجتماعی اجتہاد کا تسلسل مختلف فقہی اکیڈمیوں کی صورت میں جاری و ساری ہے۔ عالمِ اسلام میں اس وقت مختلف ممالک میں مختلف اکیڈیمیز اس کام کو سرانجام دے رہی ہیں جن میں المجمع الفقهی الاسلامی مکہ

مکرمہ، مجمع الفقہ الاسلامی جدہ، اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان، مجمع البحوث الاسلامیہ قاہرہ، ہیئۃ کبار العلماء سعودی عرب، یورپی مجلس برائے افتاء و تحقیق، فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء ریاض شامل ہیں۔ اجتماعی اجتہاد کے لئے کمیٹی یا اکیڈمی کی صورت میں ان اکیڈیمیز میں ہندوستان کے دو ادارے "فقہ اکیڈمی انڈیا" اور "مجلسِ شرعی" بھی شامل ہیں جو ہندوستان میں فقہ حنفی کے ابتدائی دور کی یاد تازہ کرتے ہوئے "اجتماعی اجتہاد" کو عملی طور پر زندہ رکھے ہوئے ہیں۔

سابقہ تحقیقی کام کا جائزہ

اجتماعی اجتہاد پر لکھی جانے والی کتب اور مقالہ جات میں فقہ اکیڈمی انڈیا کا تذکرہ ملتا ہے لیکن مجلسِ شرعی انڈیا کا تذکرہ نہیں ملتا۔ اکیڈمی کا تذکرہ اس کی شائع کردہ کتب تک محدود ہے۔ اسی وجہ سے اس بات کی ضرورت محسوس کی گئی کہ مجلسِ شرعی کے بارے میں موجود منتشر معلومات کو یکجا کر کے پیش کیا جائے تاکہ طویل کتب کی طرف مراجعت کرنے سے قبل مجلسِ شرعی کا تعارف، طریقہ کار اور اس کے سیمینارز اور ان میں کئے گئے فیصلہ جات کا اجمالی خاکہ سامنے آسکے۔

افادیت

مجلسِ شرعی بریلوی مکتبِ فکر کے افراد پر مشتمل ہے اور اجتماعی اجتہاد کے لئے قائم کردہ اس ادارے کی کاوشوں کو علومِ اسلامیہ کے محققین کے سامنے پیش کرنا بے حد اہم ہے۔ مقالہ ہذا اس کمی کو پورا کرنے کی جانب ایک اہم قدم ہے۔

منہج تحقیق

زیرِ نظر مقالہ درج ذیل مباحث پر مشتمل ہو گا:

پہلی بحث: مجلسِ شرعی انڈیا کا تعارف

دوسری بحث: مجلسِ شرعی انڈیا کا منہج تحقیق

تیسری بحث: مجلسِ شرعی انڈیا کے اہم فیصلہ جات

خاتمۂ بحث

پہلی بحث: مجلسِ شرعی انڈیا کا تعارف:

جامعہ اشرفیہ مبارک پور کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس کے منتظمین نے جدید مسائل کے حل کے لئے ۲۲ جولائی ۱۹۸۵ء کو تیس (۳۰) ارکان پر مشتمل "کل ہند شرعی بورڈ" قائم کیا[4] لیکن زیادہ تر ارکان نے اس کے

اجلاس میں شرکت نہیں کی اور نہ ہی قلمی تعاون حوصلہ افزا تھا چنانچہ اس کے پہلے اجلاس میں صرف بارہ (۱۲) ارکان نے شرکت کی اور موصول ہونے والے مقالات و فتاویٰ کی تعداد بھی صرف پندرہ (۱۵) تھی۔[5] مفتی محمد شریف الحق امجدیؒ اپنی رپورٹ میں فرماتے ہیں:

> "مدعو حضرات میں سے مولانا قاضی عبدالرحیم صاحب، مولانا محمد عارف صاحب نے معذرت تحریر فرمادی، بقیہ حضرات نے دعوت نامے کا جواب دینا بھی گوارا نہیں فرمایا۔ اس صورت حال میں ہم شرکاء کے بے حد ممنون ہیں کہ اس سرد مہری کے دور میں انھوں نے سفر کی صعوبتیں برداشت کیں، اپنا قیمتی وقت دیا اور اپنی رائے عالی سے نوازا"[6]

اس اجلاس کے بعد سات سال تک کوئی پیشرفت نہ ہو سکی حتی کہ مولانا عبدالحفیظ نے ۲۳ جمادی الآخر ۱۴۱۳ھ بمطابق ۱۹ دسمبر ۱۹۹۲ کو اسے "مجلسِ شرعی" کے نام سے جامعہ اشرفیہ مبارک پور کے ایک مستقل شعبہ کی حیثیت دی۔[7] ابتدائی طور پر مجلسِ شرعی آٹھ ارکان پر مشتمل تھی۔ ۲۳ فروری ۲۰۰۴ء بروز دوشنبہ کو مجلس کے ارکان کا جدید انتخاب ہوا اور سید محمد امین میاں برکاتی اور مولانا عبدالحفیظ مصباحی کی سرپرستی میں گیارہ ارکان پر مشتمل کمیٹی تشکیل دی گئی۔[8]

فیصل بورڈ کا تعارف:

مجلسِ شرعی انڈیا کے پہلے اجلاس میں "الکحل آمیز دواؤں کے استعمال" کا مسئلہ زیرِ بحث آیا تو اختلافِ رائے پیدا ہو گیا اور ہر فریق اپنی رائے پر قائم رہا۔ اس کا حل نکالنے کے لئے اس بات پر اتفاق کیا گیا کہ متفقہ طور پر علماء کی ایک مجلس تشکیل دی جائے جو کسی نتیجے پر پہنچنے کے بعد کوئی حکم دے جسے سب قبول کر لیں گے، چنانچہ چار علماء پر مشتمل ایک ذیلی کمیٹی قائم کی گئی جسے "فیصل بورڈ" کا نام دیا گیا۔ نامزد افراد میں سے مفتی محمد شریف الحقؒ نے شمولیت سے معذرت کر لی۔ اس طرح یہ کمیٹی تین افراد علامہ محمد اختر رضا خان قادری، علامہ ضیاء المصطفیٰ قادری اور مفتی محمد جلال الدین احمد امجدی پر مشتمل ہوئی۔ اس کمیٹی کے اصل ارکان یہی تین حضرات قرار پائے البتہ یہ دیگر علماء سے تعاون لینے میں آزاد تھے۔[9]

مجلسِ شرعی انڈیا کا طریقہ کار

مجلسِ شرعی انڈیا سیمینارز کے انعقاد سے پہلے درج ذیل مراحل طے کرتی ہے:

- ہر مسئلہ پر سوال نامہ مرتب کرنے کے بعد فقہائے اہلِ سنت کی خدمت میں وہ سوالنامہ ارسال کیا جاتا ہے۔[10]
- ہر مسئلہ کے بارے میں علما و فقہا کی تحقیقی آراء حاصل کی جاتی ہیں۔

- تمام آراء و دلائل کا خلاصہ ترتیب دینے کے بعد اس خلاصہ کو مقالات سمیت نظرِ ثانی کے لئے پیش کیا جاتا ہے اور اس کے بعد مجلسِ مذاکرہ کا انعقاد کیا جاتا ہے۔
- کسی قول پر بحث کا امکان باقی رہے تو اسے اگلے سیمینار تک ملتوی کر دیا جاتا ہے۔
- متفق علیہ مسائل کو مع دلائل نوٹ کر لیا جاتا ہے۔
- اختلافِ رائے کی صورت میں ہر فریق کا موقف اختلاف کے ساتھ نوٹ کر لیا جاتا ہے۔
- مجلس میں شریک کسی عالم کو قرار داد کے کسی گوشے پر تردد ہو تو ان سے اس وقت تک قرار داد پر دستخط نہیں لئے جاتے جب تک انھیں اس پر شرح صدر نہ ہو جائے۔
- مسائل کو جامع، مختصر، بہتر اور واضح تعبیر کے ساتھ نوٹ کر لیا جاتا ہے۔[11]

مجلسِ شرعی انڈیا کے سیمینارز

مجلسِ شرعی انڈیا کے زیرِ اہتمام منعقد کردہ فقہی سیمینارز کی کل تعداد پچیس (25) ہے۔ ذیل میں ان سیمینارز کے تاریخِ انعقاد، مقامِ انعقاد اور موضوعات کو ایک جدول کی صورت میں پیش کیا گیا ہے۔

مجلسِ شرعی انڈیا کے فقہی سیمینارز

سیمینار	تاریخ	مقام	موضوعات
پہلا	۱۸- ۲۱ اکتوبر ۱۹۹۳ء	جامعہ اشرفیہ، مبارک پور	۱۔ الکحل، اسپرٹ اور ٹنچر آمیز دواؤں کا استعمال ۲۔ بیمۂ زندگی اور بیمۂ اموال کی شرعی حیثیت
دوسرا	۲۳-۲۶ دسمبر ۱۹۹۴ء	جامعہ اشرفیہ، مبارک پور	شناختی کارڈ کے لئے فوٹو کھنچانے کی اجازت
تیسرا	۱۴- ۱۶ ستمبر ۱۹۹۷ء	جامعہ اشرفیہ، مبارک پور	مشترکہ سرمایہ کمپنی کا نظام کار اور اسکی شرعی حیثیت
چوتھا	۲۴، ۲۳ نومبر ۱۹۹۷ء	جامعہ اشرفیہ، مبارک پور	دوامی اجارہ، دُیون اور ان کے منافع کی زکوٰۃ
پانچواں	۱۵، ۱۴ مارچ ۱۹۹۸ء	جامعہ اشرفیہ، مبارک پور	چیک کی خرید و فروخت
چھٹا	۱۲- ۱۶ جولائی ۱۹۹۸ء	جامعہ اشرفیہ، مبارک پور	۱۔ اسبابِ ستہ اور عمومِ بلویٰ کی تنقیح ۲۔ اعضاء کی پیوند کاری
ساتواں	۱۲- ۱۵ ستمبر ۱۹۹۸ء	جامعہ اشرفیہ، مبارکپور	ایضاً
آٹھواں	۴- ۷ جون ۱۹۹۹ء	جامعہ اشرفیہ، مبارکپور	ایضاً
نواں	۱۸-۲۱ فروری ۲۰۰۰ء	جامعہ اشرفیہ، مبارکپور	۱۔ علاج کے لئے انسانی خون کا استعمال ۲۔ تالاب اور باغات کے ٹھیکے کا مسئلہ

			۳۔ دیہات میں جمعہ و ظہر
دسواں	۳- ۵جولائی ۲۰۰۴ء	جامعہ اشرفیہ، مبارکپور	ا۔ غیر مسلم حکومتوں میں جمعہ و عیدین ۲۔ایک مجلس میں دی ہوئی تین طلاقیں ۳۔ہائر پرچیز (کرایہ فروخت) کا حکم
گیارہواں	۲۹-۳۱جولائی ۲۰۰۵ء	سید عاشق شاہ بخاری مسجد، پالاگلی چارنل ڈونگری ممبئی، مہاراشٹر	ا۔ مسعیٰ اور مسجدِ حرام کی چھت سے سعی و طواف ۲۔ بیمہ وغیرہ میں ورثاء کی نامزدگی کی شرعی حیثیت ۳۔ فقدانِ زوج کی مختلف صورتوں کا حکم ۴۔ فسخ نکاح بوجہِ تعسّرِ نفقہ ۵۔ فلیٹوں کی خرید وفروخت کے جدید طریقے اور ان کے احکام
بارہواں	۳۰-۳۱اگست ۲۰۰۵ء	جامعہ اشرفیہ، مبارکپور	ا۔ مصنوعی سیارہ (سٹیلائٹ) سے رویتِ ہلال کا حکم ۲۔ قُضاۃ اور ان کے حدودِ ولایت
تیرھواں	۲۱-۲۳مارچ ۲۰۰۶ء	جامعہ اشرفیہ، مبارکپور	ا۔ مسائلِ حج ۲۔ دنیا کی حکومتیں اور ان کی شرعی حیثیت ۳۔آنکھ اور کان میں دواڈالنا مفسدِ صوم ہے یا نہیں؟ ۴۔ تقلیدِ غیر کب جائز، کب ناجائز؟
چودھواں	۱۰- ۱۲مارچ ۲۰۰۷ء	جامعہ اشرفیہ، مبارک پور	ا۔بیت المال کے نام پر تحصیلِ زکوۃ ۲۔ مسلم کالج اور سکول کے نام پر تحصیلِ زکوۃ ۳۔ کریڈٹ کارڈ ۴۔ تحصیلِ صدقات پر کمیشن کا حکم
پندرھواں	۲۶-۲۸فروری ۲۰۰۸ء	جامعہ اشرفیہ، مبارکپور	ا۔ طبیب کے لئے اسلام اور تقویٰ کی شرط ۲۔ مساجد میں مدارس کا نظام ۳۔ نیٹ ورک مارکیٹنگ کی شرعی حیثیت
سولہواں	۱۴-۱۶فروری ۲۰۰۹ء	جامعہ اشرفیہ، مبارکپور	ا۔ میوچول فنڈ کے ذریعہ کمپنیوں کا کاروبار ۲۔ پرافٹ پلس کا حکم ۳۔ طویل المیعاد قرض پر زکوۃ کا حکم ۴۔ درآمد، برآمد گوشت کا حکم

			۵۔ جدید مسعیٰ میں سعی کا حکم
سترہواں	۳۰ جنوری- ۲فروری ۲۰۱۰ء	دارالعلوم نوری، اندور، ایم۔پی	ا۔ مساجد کی آمدنی سے اے سی وغیرہ کا انتظام ۲۔ مجوزہ فلیٹوں کی سلسلہ وار بیع ۳۔ غیر رسمِ عثمانی میں قرآن حکیم کی کتابت ۴۔ طویلے کے جانوروں اور دودھ پر زکوۃ
اٹھارہواں	۲۲-۲۴ جنوری ۲۰۱۱ء	حرا پبلک سکول، مہاپولی، ضلع تھانے، مہاراشٹر	ا۔ اینی میشن کا شرعی حکم ۲۔ برقی کتابوں کی خرید وفروخت ۳۔ زینت کے لئے قرآنی آیات کا استعمال ۴۔ انٹرنیٹ کے شرعی حدود
انیسواں	۱۴-۱۶ جنوری ۲۰۱۲ء	دارالعلوم امجدیہ، بھیونڈی، مہاراشٹر	ا۔ بینکوں کی ملازمت شریعت کی روشنی میں ۲۔ فلیٹوں کی زکوۃ ۳۔ مسئلہ کفاءت عصرِ حاضر کے تناظر میں ۴۔ ڈی این اے ٹسٹ اسلامی نقطۂ نظر سے
بیسواں	۱۷-۱۹ مئی ۲۰۱۳ء	جامعۃ البرکات، علی گڑھ	ا۔ انٹرنیٹ کے مواد و مشمولات کا شرعی حکم ۲۔ عذر کے باعث طوافِ زیارت کا شرعی حکم ۳۔ چلتی ٹرین پر فرض اور واجب نمازوں کا شرعی حکم ۴۔ جینیٹک ٹسٹ کا شرعی حکم[12]
اکیسواں	۱۹-۲۱ دسمبر ۲۰۱۳ء	دارالعلوم قادریہ، پونہ	ا۔ بلڈ بینک میں خون جمع کرنے کا حکم ۲۔ جدید ایجادات میں قرآن کریم بھرنے اور اسے چھونے وغیرہ کے احکام ۳۔ رشوت سے آلودہ ماحول میں حقوق العباد کی حفاظت ۴۔ فارن کرنسی اکاؤنٹ میں جمع سرمائے کی زکوۃ[13]
بائیسواں	۹-۱۱ دسمبر ۲۰۱۴ء	جامعہ اشرفیہ، مبارک پور	ا۔ فقہی فروعی اختلاف کی شرعی حیثیت ۲۔ اردو تراجمِ قرآن کو دوسری عجمی زبانوں کے رسم الخط میں لکھنے کا حکم ۳۔ لیجر بُک پر رقوم کا اندراج قبضہ ہے یا نہیں؟ ۴۔ ضروریاتِ دین اور ضروریاتِ مذہب اہلِ سنت کی

			وضاحت[14]
تئیسواں	۲۸-۳۰نومبر ۲۰۱۵ء	جامعہ اشرفیہ، مبارک پور	۱۔ دباغت سے پہلے ناپاک کھال کی خرید وفروخت ۲۔ روزے کی حالت میں علاج کے کچھ نئے مسائل ۳۔ غذائی اشیا میں مضرِ صحت دواؤں اور کیمیکل کا استعمال ۴۔ اردو تراجم قرآن کو دوسری عجمی زبانوں کے رسم الخط میں لکھنے کا حکم[15]
چوبیسواں	۷-۹نومبر ۲۰۱۷ء	جامعہ اشرفیہ، مبارک پور	۱۔ بینک گارنٹی لیٹر شرعی نقطۂ نظر سے ۲۔ بینک اکاؤنٹ میں رقوم کا اندراج قبضہ ہے یا نہیں؟ ۳۔ ای کامرس زرعی نقطۂ نظر سے ۴۔ انتفاع کی شرط کے ساتھ دُکان و مکان وغیرہ کا رہن، شرعی نقطۂ نظر سے[16]
پچیسواں	۲۷-۲۹نومبر ۲۰۱۸ء	جامعہ اشرفیہ، مبارک پور	۱۔ فاریکس ٹریڈنگ کی شرعی حیثیت ۲۔ مٹیریل کی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ کے ساتھ تعمیرات کا ٹھیکہ ۳۔ لائف سپورٹ سسٹم ۴۔ پوسٹ مارٹم کی شرعی حیثیت ۵۔ علم تشریح الاعضاء کے لئے لاشوں کی چیر پھاڑ[17]

دوسری بحث: مجلسِ شرعی انڈیا کا منہج تحقیق

مجلسِ شرعی کن اصول و ضوابط پر عمل پیرا ہو کر فقہی مسائل پر بحث کرتی ہے اور مسائل کا حل تلاش کرنے کے لئے کن اصولوں کی پابندی کرتی ہے؟ یہ انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ ذیل میں مجلس شرعی کے بنیادی اصول درج کئے گئے ہیں:

1. کتاب اللہ، سنتِ رسول اللہ ﷺ اور اجماع سے استناد۔
2. فقہ حنفی کے راجح، صحیح و مفتیٰ بہ مسائل سے استناد۔
3. قابلِ تغییر احکام میں اسبابِ ستّہ یعنی ضرورت، دفعِ حرج، عرف، تعامل، دینی ضروری مصلحت کی تحصیل، کسی فساد موجود یا مظنون بظن غالب کا ازالہ، کو بنیادی حیثیت حاصل ہو گی۔
4. کسی مسئلہ میں اسبابِ ستہ میں سے کسی ایک کے تحقق کے بعد ماضی قریب کے فقہاء میں سے علامہ ابنِ

عابدین شامی، امام احمد رضا بریلوی، مولانا امجد علی اعظمی اور مولانا شاہ مصطفیٰ رضا خاں قادری کی رائے کو ترجیح حاصل ہوگی۔

5. خالص مقلد علماء کی بحثوں سے استدلال مقبول نہیں ہوگا۔
6. مجتہد علماء کی صرف موافقِ مذہب بحث یا تحقیق مقبول ہوگی۔
7. قیاس (جو مجتہد کے ساتھ خاص ہے) سے گریز ہوگا، البتہ علتِ منصوصہ (منصوصۂ شرع/ منصوصۂ مذہب) کی بنیاد پر قیاس درست ہوگا۔
8. اطلاق و عموم اور الحاق و انطباق قیاس کے باب سے نہیں، لہٰذا مجلس کو ان سے استدلال کی اجازت ہوگی۔
9. آیات واحادیث میں مفہومِ مخالف غیر معتبر ہے البتہ جن آیات واحادیث کا تعلق عقوبات سے ہے، ان میں مفہومِ مخالف معتبر ہے نیز کلامِ صحابہ اور کلامِ علماء میں بھی بالاتفاق اس کا اعتبار کیا جائے گا۔
10. کسی مسئلہ سے متعلق علمائے مجلس کا ایک نتیجہ پر اتفاق ہو جائے تو اسے مجلس کا فیصلہ قرار دیا جائے گا اور اتفاقِ رائے نہ ہو سکا تو مسئلہ کو اختلافِ آراء کے ساتھ درج کر لیا جائے گا۔[18]

مجلسِ شرعی کی مطبوعات:

مجلسِ شرعی سیمینارز کے انعقاد کے علاوہ طباعتی عمل میں بھی کامیاب پیش رفت کر رہی ہے۔ اب تک کی طبع کردہ کتب درج ذیل ہیں:

1. صحیفہ مجلسِ شرعی (۲ جلدیں)
2. مجلسِ شرعی کے فیصلے، مفتی محمد نظام الدین رضوی
3. جدید مسائل پر علماء کی رائیں اور فیصلے (۳ جلدیں)، مرتب: مفتی محمد نظام الدین رضوی برکاتی
4. فقہ حنفی میں حالاتِ زمانہ کی رعایت، مفتی محمد نظام الدین رضوی
5. چلتی ٹرین میں نماز کا حکم: فتاویٰ رضویہ اور فقہ حنفی کی روشنی میں، مفتی محمد نظام الدین رضوی برکاتی
6. خطبۂ صدارت
7. انتصار الحق فی اکساد اباطیل معیار الحق، علامہ الحاج محمد اجمل شاہ
8. برصغیر میں افتراق بین المسلمین کے اسباب، مبارک حسین مصباحی
9. حافظِ ملت اربابِ علم و دانش کی نظر میں، محمد طفیل مصباحی
10. عقود الجواہر المنیفۃ فی ادلۃ مذہب الامام ابی حنیفۃ، سید محمد مرتضیٰ بن محمد بن محمد بن عبد الرزاق بلگرامی

11. فیصلۂ حق و باطل مع تحائف حنفیۃ،
12. عصرِ حاضر میں مسلکِ اہلِ سنت کی مترادف اصطلاح مسلکِ اعلیٰ حضرت، مفتی محمد نظام الدین رضوی
13. مسئلہ اقامتِ دین یعنی اقامت کے وقت کھڑے ہونے کی تین صورتیں، مولانا ساجد علی مصباحی
14. عظمتِ نماز، مولانا ساجد علی مصباحی
15. دیوبند، وہابی کے عقائد و احکام، مفتی محمد نظام الدین رضوی
16. موبائل فون کے ضروری مسائل، محمد طفیل احمد مصباحی
17. جہانِ مفتیٔ اعظم، مرتبین: علامہ محمد احمد مصباحی، علامہ عبدالمبین نعمانی مصباحی، مولانا مقبول احمد سالک مصباحی
18. حافظِ ملت: افکار و کارنامے، مبارک حسین مصباحی
19. خاندانی منصوبہ بندی، مفتی محمد نظام الدین رضوی برکاتی
20. ہمارا اسلام، مفتی محمد خلیل خاں برکاتی مارہروی
21. عظمتِ زکات، ساجد علی مصباحی [19]

تیسری بحث: مجلسِ شرعی انڈیا کے فیصلہ جات

مجلسِ شرعی انڈیا کے سیمینارز میں زیرِ بحث آنے والے مسائل کی فہرست سے اندازہ ہوتا ہے کہ مجلسِ شرعی میں انتہائی اہم اور ضروری مسائل پر غور و فکر کرنے کے بعد ان کے بارے میں شرعی نقطۂ نظر واضح کیا جاتا ہے اور حتی الامکان اس بات کی کوشش کی جاتی ہے کہ ہدایاتِ شریعت کی روشنی میں عوام کے سامنے اس کا ایسا حل پیش کیا جائے جو روحِ شریعت سے متصادم نہ ہو۔ ذیل میں چند مسائل اور ان پر صادر فیصلہ جات کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

الکحل آمیز دواؤں اور رنگین چیزوں کا استعمال:

- عمومِ بلویٰ کی وجہ سے (اسپرٹ یا الکحل آمیز) انگریزی دواؤں کے استعمال کی اجازت ہے، البتہ یہ اجازت صرف انھیں صورتوں کے ساتھ خاص ہے جن میں ابتلائے عام اور حرج متحقق ہو۔ [20]
- میز، کرسی، دیوار وغیرہ میں جو رنگ استعمال ہوتے ہیں، ان میں سپرٹ کی آمیزش ہو تو عمومِ بلویٰ کی وجہ سے ان کا استعمال بھی جائز ہے اور ان پر طہارت کا حکم لگایا جائے گا۔

بیمۂ زندگی کے شرعی احکام

- بیمۂ زندگی عقدِ قرض بشرطِ ربا مشتمل بر عقدِ قمار ہے۔
- درج ذیل لوگوں کے لئے بیمۂ زندگی جائز ہے:
- وہ ملازم جس کی تنخواہ سے پریمیم کی رقم مستاجر خود وضع کر کے جمع کرنے کا ضامن ہو۔
- وہ صاحبِ مال جس کو اپنی موجودہ حالت کے ساتھ تین سال کی تمام قسطیں مسلسل جمع کرنے کا ظنِ غالب ملحق بہ یقین ہو۔
- بیمہ سے حاصل شدہ زائد مال مباح ہے اور اسے اپنے امور میں صرف کرنا جائز ہے البتہ اسے صدقہ کر دینا بہتر ہے۔
- اصل جمع شدہ رقم کی زکوۃ سال بسال واجب ہے مگر ادا عند الحصول واجب ہے اور مال زائد حاصل ہونے کے بعد اصل نصاب سے ملحق ہو جائے گا للہذا اس کی زکوۃ حولانِ حول پر واجب ہو گی۔

جبری بیمۂ اموال کے احکام:

- انجن سے چلنے والی گاڑیوں کا جبری انشورنس اور ریل گاڑی، ہوائی جہاز کے ٹکٹوں میں جبری انشورنس حکومت کی طرف سے ایک جبری ٹیکس ہے، اس کا ادا کرنے والا معذور ہے، گنہگار نہیں۔
- بینک سے قرض لینے پر جبری بیمۂ اموال درج ذیل صورتوں میں جائز ہے:
- الف: بینک کا قرض جس پر کچھ زائد رقم دینی پڑتی ہے وہ زائد رقم انکم ٹیکس سے وضع ہو جاتی ہو۔
- ب: بینک سے قرض بشرطِ ادائے مال فاضل لینے میں انکم ٹیکس سے کم از کم مال فاضل کے برابر یا اس سے زائد کی بچت ہو۔

اختیاری بیمۂ اموال کے احکام:

- جو پوسٹ آفس اور ریلوے وغیرہ کے ذریعے مال کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کا اختیاری یا جبری انشورنس ہوتا ہے مثلاً پارسل، وی پی، رجسٹری، منی آرڈر، بیمہ، تو یہ صورتیں اجارۂ حفظ و حمل کی ہیں جو جائز ہیں۔
- دکانات، مکانات اور ذرائع نقل و حمل مثلاً ٹرک، بس، موٹر سائیکل، ٹیکسی وغیرہ کا اختیاری بیمہ ناجائز ہے، اس لئے کہ یہ قمار کے معنی میں ہے۔
- انسانی اعضا و صفات کا بیمہ بھی جائز نہیں کہ یہ بھی قمار ہے۔

شناختی کارڈ کے لئے تصویر کھنچوانا:

- اس صورت میں عند الطلب ضرورتِ ملجئہ یا حاجتِ شدیدہ متحقق ہو گی لہٰذا خاص شناختی کارڈ کے لئے تصویر کھنچوانے کی اجازت ہو گی۔

مشترکہ سرمایہ کمپنی کا نظامِ کار اور اس کی شرعی حیثیت:

- ترجیحی حصص سرمایۂ قرض ہیں جن پر ملنے والا نفع سود ہے، اس لئے ان حصص کے ذریعہ سرمایہ کاری حرام ہے۔ یہی صورت قرضِ تمسکات میں بھی ہوتی ہے، اس لئے ان کے ذریعے بھی سرمایہ کاری حرام ہے۔
- مساواتی حصص کے ذریعے سرمایہ کاری "شرکتِ عنان" ہے۔
- مساواتی حصص کے ذریعہ سرمایہ کاری عقود فاسدہ وربا کے دخل کی وجہ سے ناجائز ہے۔
- اپنے روپیہ کا حصہ دوسرے کے ہاتھ بیچنا اور اس کا خریدنا دونوں حرام ہیں۔

دوامی جارہ (یعنی پگڑی کے ساتھ معاملۂ کرایہ داری)

اصل مذہب یہ ہے کہ بدلِ خلو (پگڑی) کا معاملہ ناجائز ہے، اس لئے سلامتی کی راہ یہ ہے کہ عاقدین ایسی صورت اپنائیں جس میں وہ بلاتردّد جائز عمل کرنے والے ہوں اور گنہ گار نہ قرار پائیں۔ وہ صورت یہ ہو سکتی ہے کہ:

- زمین کا ایک سال کا اجارہ پگڑی کے بدلے کریں اور عمارت سے انتفاع کا اجارہ ماہانہ کرایہ کی شرح پر کریں۔
- یا روزِ قبضہ کا کرایہ مثلاً ایک لاکھ رکھیں اور ماہانہ مثلاً ایک ہزار رکھیں۔

دیون کی مختلف صورتوں کے احکام:

- زرِ ضمانت (سیکورٹی کی رقم) قرضِ محض ہے اور زرِ ضمانت دینے والے پر اس کی زکوٰۃ واجب ہے جس کی ادائیگی قبضہ میں آنے کے بعد تمام سالہائے گذشتہ کی واجب ہو گی اور سال بہ سال ادا کرے تو زیادہ مناسب ہے۔
- عقدِ اجارہ کے انعقاد سے پہلے زرِ پیشگی (ایڈوانس رقم) قرض ہے اور اس کی زکوٰۃ تحققِ شرائط کی صورت میں مقروض پر واجب ہو گی۔
- عقدِ اجارہ کے بعد پیشگی رقم اجرت ہے اور اس کی زکوٰۃ تحققِ شرائط کی صورت میں مالکِ مکان پر واجب

ہو گی تاآں کہ اجارہ فسخ ہو جائے۔

- ہندوستان کے نیشنلائزڈ بینکوں اور خالص غیر مسلموں کی فائیننس کمپنیوں میں اکاؤنٹ پر جو منافع ملتے ہیں وہ کھاتے دار کے حق میں مالِ مباح ہیں، لہٰذا کھاتے دار کسی بھی شخص کو چیک دے کر اس مالِ مباح پر قبضہ کا وکیل بنا سکتا ہے اور وکیل کا یہ قبضہ مؤکل کے حق میں مثبتِ مِلک ہو گا۔
- بینک وغیرہ کے مذکورہ منافع جس روز قبضہ میں آئیں اور کھاتے دار صاحبِ نصاب ہو تو نصاب سے ملحق ہو جائیں گے اور نصاب کے حولانِ حول پر سب کی زکوۃ واجب ہو گی، ورنہ قدرِ نصاب تک پہنچنے کے دن سے ایک سال پورے ہونے پر زکوۃ واجب ہو گی اور اگر کسی صورت میں قدرِ نصاب کو نہ پہنچے تو زکوۃ واجب نہیں۔
- جی-پی-ایف اور جی-آئی-ایس کا راس المال جزءِ تنخواہ ہے جو ملازم کی ملک ہے، لہٰذا وہ بقدرِ نصاب ہو یا نصاب کے ساتھ ملحق ہو تو اس پر سال بسال زکوۃ واجب ہو گی، البتہ ادائیگی خمسِ نصاب پر قبضہ کے بعد واجب ہو گی اور دونوں کے منافع پر قبضہ کے بعد اپنے شرائط (بقدرِ نصاب ہونے یا نصاب کے ساتھ ملحق ہونے) کے ساتھ زکوۃ واجب ہو گی۔
- بونس کی رقم ایک خاص قسم کا انعام ہے، ملازم اس پر قبضہ کے بعد اس کا مالک ہو گا اور زکوۃ اس کے بقدرِ نصاب پہنچنے، یا نصاب کے ساتھ ملحق ہونے پر ہی واجب ہو گی۔
- ایریر کی رقم تنخواہ کی ہی بقایا رقم ہوتی ہے، اس لئے جس تاریخ کو گورنمنٹ، ایریر کا حکم صادر کرے گی اسی تاریخ سے ملازم ایریر کا مالک ہو گا، اجرائے حکم سے پہلے جتنے دنوں کے ایریر کا حکم ہوا ان دِنوں میں ملک ثابت نہیں اور زکوۃ کا وجوب مِلک کی تاریخ سے حسبِ تفصیل بالا ہو گا۔
- چیک ایک سندِ زر ہے اور اس حیثیت سے وہ مالِ متقوم نہیں۔

اعضاء کی پیوندکاری:

- اپنی جان بچانے کے لئے اپنے عضو کا کوئی حصہ کاٹ کر دوسری جگہ لگانا جائز ہے، اسی طرح کسی عضو کو بچانے یا قابلِ منفعت بنانے کے لئے بھی دوسرے عضو کا حصہ کاٹ کر لگانا جائز ہے مگر اس میں شرط یہ ہے کہ کاٹا جانے والا عضو کم درجے کا ہو یا اس کا ضرر نہ ہو یا ہو تو دوسرے کے مقابلے میں کم ہو۔
- جمال مقصود فوت ہوا، مثلاً چہرے کی کھال جل گئی جس سے شکل بگڑ گئی تو اس صورت میں بھی اجازت ہے کہ اپنے کسی عضو کی کھال لے کر جمال کو بحال کیا جائے۔
- کوئی عضوِ انسانی بے کار ہو جائے اور کسی حیوان کا عضو اس کے لئے کارآمد ہو سکتا ہے تو حلال جانور کو

شرعی طور پر ذبح کرکے اس کا عضو لگانا جائز ہے۔ اگر حلال مذبوح سے کام نہ چل سکتا ہو تو خنزیر کے علاوہ دوسرے غیر حلال جانور کو شرعی طور پر ذبح کے بعد اس کا متبادل عضو لگایا جا سکتا ہے اور اگر مذبوح سے کام نہ چل سکے تو بحالتِ اضطرار غیر مذبوح کس کس عضو بھی لگایا جا سکتا ہے۔

- عضوِ انسان سے عضوِ انسان کی پیوند کاری کے جواز کا حکم بہت مشکل ہے بلکہ بروقت عدمِ جواز ہی واضح ہے اور ہم اسی کا حکم دیتے ہیں۔

علاج کے لئے انسانی خون کا استعمال:

- مریض کی جان بچانے، اعضاء کو بے کار ہونے سے بچانے، جمالِ مقصود کے تحفظ کے لئے خون چڑھانے کی اجازت ہے بشرطیکہ کسی اور جائز ذریعہ سے اس کا تحفظ نہ ہو سکے۔
- بدن میں خون کی کمی ۱۵٪ سے کم ہو تو خون چڑھانے کی اجازت نہیں البتہ ۲۰٪ یا اس سے زائد کمی ہو تو خون چڑھانے کی اجازت ہے۔
- خون نہ چڑھانے کے باعث عضو کے بے کار ہو جانے کا ظنِ غالب ہو تو بھی خون چڑھانے کی اجازت ہے۔
- خون چڑھانے کی مقدار اس قدر ہونی چاہیئے جس سے کام چل سکے۔
- جب کسی مسلم کو ضرورت یا حاجت درپیش ہے تو دوسرے شخص کے لئے جائز ہے کہ اپنا خون اسے بچانے کے لئے دے دے۔
- مریض کو حاجت و ضرورت کی حالت میں خون اگر بلا عوض نہیں ملتا تو بعوض خریدنا جائز ہے مگر بائع کے لئے خون کا ثمن طیب نہیں۔
- مسلم مریض کو مذکورہ حالت میں مسلم یا غیر مسلم کسی سے بھی خون لینا یا خریدنا جائز ہے۔

تالاب اور باغات کے ٹھیکے کا مسئلہ:

- ظاہر مذہب میں باغات کا اجارہ یا بیع ناجائز ہے مگر عمومِ بلویٰ اور تعامل کے سبب حکم جواز ہے۔
- تالاب کا اجارہ بھی اصل مذہب کے مطابق ناجائز اور اب بوجہ عمومِ بلویٰ جائز ہے۔

ایک مجلس میں دی ہوئی تین طلاقیں:

- شوہر ایک مجلس میں تین طلاقیں دے تو تینوں طلاقیں واقع ہوں گی۔[21]

مصنوعی سیارہ (سٹیلائٹ) سے رؤیتِ ہلال کا حکم:

- چاند کی جو تصویر سٹیلائٹ کے ذریعہ ٹی وہ سکرین پر نظر آئے اس سے نئے مہینے کا ثبوت ہو گا یا نہیں؟ جواب نفی میں ہے۔
- شریعت میں بنائے احکام اس ہلال کے ثبوت، پھر اس کی رؤیت پر رکھا گیا ہے جو انسانی نگاہوں کے لئے قابلِ رؤیت ہو، اس سے قبل والی حالتِ قمر پر بنائے احکام نہیں۔ مصنوعی سیارہ ولادتِ قمر کی تصویر رسانی کرے اور اس پر صوم و افطار کی بنا رکھی جائے تو یہ سب حدیث و فقہ کے خلاف ہو گا۔ اس لئے ولادتِ قمر کے وقت کی لکیر دکھانے اور اس پر بنائے احکام رکھنے کی اجازت کسی حال میں نہیں ہو سکتی، تمام مندوبین کا اس پر اتفاق ہے۔

مسائلِ حج:

- حج سے پہلے مزید عمرے کرنا جائز ہے البتہ بہتر یہ ہے کہ حج کے بعد مکہ معظّمہ میں قیام کر سکنے والا ۱۳ ذی الحجہ سے پہلے عمرے نہ کرے البتہ اگر بعد از حج مکہ میں مزید قیام نہ ہو تو حج سے پہلے بھی عمرے کر سکتا ہے۔
- آمر کی اجازت سے، حجِ بدل کرنے والا حجِ تمتّع کر سکتا ہے، احرامِ حج کے لئے میقاتِ اہلِ آفاق پر آنا ضروری نہیں بلکہ حدودِ حرم میں کہیں سے بھی احرام باندھ سکتا ہے۔
- حالتِ حیض یا حالتِ نفاس میں طوافِ فرض کرنے سے طواف کرنے والی خاتون گناہ گار تو ہو گی لیکن فرض ادا ہو جائے گا اور دم (بدنہ کی قربانی) لازم آئے گی۔
- عورت حتی الامکان اپنے شوہر یا قابلِ اطمینان محرمِ نسبی کے ساتھ سفر کرے اور جوان ساس اپنے داماد کے ساتھ، اسی طرح بہو اپنے جوان سسر کے ساتھ سفر نہ کرے۔
- حاجی اگر مکہ معظّمہ میں پندرہ دن یا اس سے زائد قیام پذیر رہ چکا ہو تو اگر وہ وہاں پر مالکِ نصاب ہو تو اس پر عید الاضحیٰ کی قربانی لازم واجب ہے جو حرم اور بیرونِ حرم ہر دو جگہ ہو سکتی ہے حتی کہ اپنے وطن میں بھی کسی کو اس کام پر مامور کیا جا سکتا ہے۔

آنکھ اور کان میں دوا ڈالنا مفسدِ صوم ہے یا نہیں:

- اس پر تمام مندوبین کا اتفاق ہے کہ آنکھ میں دوا ڈالنے سے روزہ فاسد نہ ہو گا۔
- کان میں تیل ڈالنا باتفاق ائمہ اربعہ مفسدِ صوم ہے۔

- کان میں عمداً دوا ڈالنے پر قضالازم ہو گی، کفارہ نہ ہو گا مگر بلا عذر پانی، تیل، دوا وغیرہ مفسد چیز ڈالنے پر گناہ گار ضرور ہو گا۔
- کان میں دوا ڈالنے سے روزہ فاسد ہو گا خواہ دوا قصداً خود ڈالی ہو یا اس کی رضا یا بغیر رضا کے دوسرے نے ڈالی ہو، یا دوا جوفِ گوش تک کسی طرح خود چلی گئی ہو، سب صورتوں میں روزہ فاسد ہو گا اور قضالازم ہو گی۔
- روزہ دار ایسا مریض ہو کہ کان میں دوا نہ ڈالنے سے مرض میں شدت یا روزہ توڑنے کی نوبت آجائے تو اس کے لئے دوا ڈالنا جائز ہے البتہ روزہ ٹوٹ جائے اور قضالازم ہو گی۔

بیت المال کے نام پر تحصیلِ زکوۃ:

- آج کے دور میں زکوۃ و صدقاتِ واجبہ کا بیت المال قائم کرنے کی اجازت نہیں کیوں کہ بیت المال کے اموال کی حیثیت اموالِ یتیم کی ہوتی ہے اور اس کی حفاظت کے لئے جس امانت، قدرت اور دباؤ کی ضرورت ہے وہ آج کم یاب ہے۔
- مدارس کے لئے زکوۃ و صدقاتِ واجبہ کی رقوم جمع کرنے اور حیلۂ شرعی کر کے استعمال کرنے کی اجازت بوجہ ضرورتِ شرعی ہے۔
- اگر غبن و خیانت کے خطرات سے امن ہو تو عطیات کا رفاہی فنڈ قائم کرنے کی اجازت ہے۔
- مسلم کالج و سکول کے لئے زکوۃ و صدقاتِ واجبہ وصول کرنا اور حیلۂ شرعی کے بعد کالج اور اسکول کے مصارف میں صرف کرنا جائز نہیں ہے۔[22]

کریڈٹ کارڈ کا حکم:

- کریڈٹ کارڈ کے ذریعہ قرض لینا ہر گز جائز نہیں البتہ اگر کارڈ ہولڈر کے لئے قرض لینے کے باعث انکم ٹیکس سے بچت ہو اور یہ بچت سود میں دی جانے والی رقم سے زیادہ ہو تو اجازت ہے۔
- کارڈ ہولڈر اگر عملاً بینک کی طرف سے مقرر کردہ غیر سودی واپسی کی مدت میں رقم کی ادائیگی کا اہتمام کرتا ہے تو اس کے لئے کارڈ لینا جائز ہے بصورتِ دیگر جائز نہیں۔
- کسی مسلم کارڈ ہولڈر اور مسلم بینک کے درمیان مالی جرمانہ اور سود کے ساتھ مشروط معاملہ جائز نہیں۔

تحصیلِ صدقات پر کمیشن کا حکم:

- ماہانہ تنخواہ پر چندہ کرنے والے سفراء "اجیرِ خاص" اور کمیشن پر چندہ کرنے والے "اجیرِ مشترک" ہیں۔
- محصل پر واجب ہے کہ وصول کردہ رقم سے کچھ بھی اپنے استعمال میں نہ لائے حتیٰ کہ اپنے کرایہ اور حق المحنت میں بھی صرف نہ کرے۔
- اگر استعمال کر لیا تو اسے رقم واپس کر دے یا اسے زکوٰۃ کے ادا نہ ہونے کا بتا دے یا اس کی اجازت سے اپنے پاس سے مدرسہ میں جمع کر دے۔

مساجد میں مدارس کا قیام:

- شرعی حاجت یا ضرورت کے تحقق کے وقت مسجد میں دینی تعلیم جائز ہے، مگر اس کی کوشش ہونی چاہیئے کہ جلد وسائل مہیا کر کے مسجد سے باہر کسی جگہ مدرسہ قائم کیا جائے۔
- حاجتِ شرعی کے تحقق کے لئے کسی ذمہ دار دارالافتاء اور صاحبِ فتویٰ سے رابطہ کر کے حالات بتائے جائیں اور ان کی تحقیق پر عمل کیا جائے۔
- مسجد کے لئے وقف شدہ زمین پر مدرسہ تعمیر کرنا کسی حال میں جائز نہیں کیوں کہ اس سے تغییرِ وقف، غرضِ واقِف کی مخالفت وغیرہ امور لازم آتے ہیں جو ناجائز ہیں۔

نیٹ ورک مارکیٹنگ:

- نیٹ ورک مارکیٹنگ میں فقہی اعتبار سے "اجارہ بشرطِ بیع" اور بیع بشرطِ اجارہ" کی صورتیں بنتی ہیں جو ناجائز ہیں۔
- کمپنی کی کم معیار اور کم دام والی اشیاء کو اعلیٰ معیار اور زیادہ دام والی بتا کر فروخت کیا جاتا ہے جو "غِش" ہونے کی وجہ سے ناجائز ہے۔
- کم دام اشیاء کو مہنگے داموں بیچنے سے "غبنِ فاحش" کی خرابی لازم آتی ہے جو کہ حرام ہے۔
- آئندہ ممبر بنا کینا اور کمیشن کا فائدہ پانا امیدِ موہوم ہونے کی وجہ سے جُوے کے زمرے میں آ جاتی ہے جو حرام اور ناجائز ہے۔
- یہ تمام خرابیاں ممبر سازی کا دائرہ بڑھنے کے ساتھ اگلے افراد تک بڑھتا جاتا ہے اور ایک طویل سلسلہ شروع ہو جاتا ہے، اس لئے اس کے ناجائز اور حرام ہونے میں کوئی شک و شبہ

نہیں ہے۔

میوچول فنڈ کے ذریعہ کمپنیوں میں کاروبار:

- جو کمپنیاں صرف مساواتی حصص میں سرمایہ کاری کرتی ہیں، ترجیحی حصص اور قرض تمسکات کے سرمائے کا لین دین نہیں کرتیں، ان کے ذریعے کاروبار کرنا جائز اور اس سے حاصل شدہ منافع حلال اور پاک ہے۔
- جو کمپنیاں ترجیحی حصص اور قرض تمسکات بھی جاری کرتی ہیں یا جن کمپنیوں میں دونوں طرح کے سرمائے لگائے جاتے ہیں ان میں روپے جمع کرتی ہیں، ان کمپنیوں کے میوچول فنڈ میں حصہ لینا اور کاروبار کرنا ناجائز اور گناہ ہے۔ حاصل شدہ منافع میں سے جو منافع ترجیحی حصص کی مد سے ہو اسے استعمال کر سکتے ہیں جبکہ قرضِ تمسکات کے منافع ناجائز ہیں۔

درآمد، برآمد گوشت کا حکم:

- جو گوشت غیر مسلم ملکوں یا غیر مسلم کمپنیوں کے ذریعہ درآمد ہو وہ حلال نہیں۔
- مشین سے ذبح کئے ہوئے جانور کا گوشت حلال نہیں خواہ وہ مسلم ملک اور مسلم کمپنی ہی کے ذریعہ درآمد ہوا ہو۔
- مسلم ملک سے درآمد کردہ مسلمان کے ہاتھ کا ذبح کیا ہوا گوشت حلال ہے۔
- امریکہ میں موجود یہودی مذابح سے حاصل کیا جانے والا گوشت حلال ہے۔

مساجد کی آمدنی سے اے سی وغیرہ کے اخراجات کا انتظام:

- گرم ممالک جن میں اے۔سی انسانی زندگی کی ضرورت بن گئے ہیں، وہاں پر اے۔سی، کولر، برقی پنکھے مصالحِ مسجد سے ہیں جبکہ سرد ممالک میں ہیٹر مصالحِ مسجد میں داخل ہے۔ نیز ایسے ممالک جن کا موسم معتدل ہوتا ہے وہاں یہ چیزیں مصالحِ مسجد میں داخل نہیں ہوں گی۔
- قدیم اوقاف کی آمدنی اگر مصالحِ مسجد کے لئے وقف ہو تو جن مقامات میں یہ چیزیں مصالحِ مسجد سے شمار ہوں وہاں درج بالا اشیاء کی خریداری اور ان سے متعلق مصارف میں صرف کرنا جائز ہے بشرطیکہ ان سے اہم مصارف و شعائر میں استعمال کرنے کی حاجت نہ ہو۔ اگر ایسا نہ ہو تو پھر وقف کی آمدن کو ان امور پر خرچ کرنا جائز نہیں ہو گا۔
- اصحابِ خیر کے عطیات اور چندے صرف ان اغراض میں خرچ کرنا جائز ہے جس کے لئے جمع کئے گئے ہوں یا جو اغراض عرفاً معلوم و متعین ہوں۔ چنانچہ اگر اغراض میں ان اشیاء کو شامل رکھا گیا ہو تو

جائز ہو گا بصورتِ دیگر نہیں۔

- اگر کوئی شخص ان اشیاء کو اپنی جیب سے خرید کر مسجد کے لئے وقف کر دے تو ان کے استعمال پر بجلی کے بِل کی ادائیگی بھی مسجد کی آمدنی سے جائز نہیں، الّا یہ کہ اسے چندے کے اغراض میں شامل کر لیا گیا ہو یا بجلی کے بِل کے لئے الگ سے چندہ کیا گیا ہو۔

غیر رسمِ عثمانی میں قرآن کریم کی کتابت

- قرآن کریم کی رسمِ عثمانی میں کتابت فرض ہے۔
- غیر عربی رسم الخط تو درکنار خود عربی رسم الخط میں بھی رسمِ عثمانی کے خلاف لکھنا بھی حرام و ناجائز ہے۔

طویلے (باڑے) کے جانوروں اور دودھ پر زکوٰۃ:

- طویلے (باڑے) والے جو بھینسیں اپنے پاس رکھ لیتے ہیں اور ان کے دودھ بیچتے ہیں، ان بھینسوں پر زکوٰۃ نہیں، اس لئے کہ یہ اموالِ زکوٰۃ سے نہیں۔
- ان بھینسوں کے دودھ سے اگر اتنی آمدنی ہوتی ہو جو نصاب کی مقدار کے برابر ہو اور حولانِ حول بھی ہو جائے تو اس آمدنی پر زکوٰۃ واجب ہو گی۔
- بیچنے کے لئے خریدی جانے والی بھینسیں مالِ تجارت ہیں، اس لئے ان کی زکوٰۃ اپنے شرائط کے ساتھ واجب ہے۔

اینی میشن کا شرعی حکم:

- ذی روح کا کارٹون بنانا حرام ہے جبکہ غیر ذی روح کا کارٹون بنانا حرام نہیں۔
- بغیر حاجت و ضرورت جان دار کی تصویر بر وجہ اعزاز رکھنا ناجائز ہے۔
- حاجت و ضرورت کی وجہ سے بنانا اور اس کا دیکھنا، سکھانا جائز ہے۔
- جو تصویریں تفریحِ نظر کے لئے بنائی اور دکھائی جاتی ہیں ان کا قصد و شوق یا اعزاز کے ساتھ دیکھنا جائز نہیں۔
- جن پروگرامز میں کارٹونوں کے ذریعہ اسلامی تاریخ کو مسخ کر کے پیش کیا گیا ہے یا اسلامی شخصیات کے حقیقی کردار کو مسخ کیا گیا ہے، ایسے پروگرام دیکھنا اور ان کی سی-ڈی خریدنا، بیچنا، دیکھنا جائز نہیں البتہ ذمہ دار اہلِ علم رد کے لئے دیکھ سکتے ہیں۔

- طب و جراحت کی تعلیم میں نصابی تصاویر کا استعمال جائز ہے۔
- مختصر یہ کہ جہاں حاجت متحقق ہو وہاں دینی معلومات کی فراہمی کے لئے ایسی سی-ڈیز تیار کرانا اور استعمال میں لانا جائز ہے، جہاں حاجت نہ ہو وہاں جواز بھی نہیں۔

برقی کتابوں کی خرید و فروخت:

سی-ڈی وغیرہ میں محفوظ برقی کتب پر مال کی تعریف صادق ہے اور ثمن کے عوض انھیں لینا شرعاً بیع ہے جو بلا شبہ جائز و درست ہے۔

برقی کتابیں بھی شرعی نقطۂ نظر سے مال ہیں، لہٰذا انھیں خریدنا، بیچنا، ہبہ کرنا جائز و درست ہے۔

ڈی-این-اے ٹیسٹ کی شرعی حیثیت:

- ڈی-این-اے رپورٹ "ظنِ غالب" کا افادہ کرتی ہے البتہ حکمِ شرعی کم از کم دو مستند ماہرین کی رپورٹ ملنے کے بعد ہی جاری کرنا چاہیئے۔
- ڈی-این-اے ٹیسٹ رپورٹ کی حیثیت "قرینۂ عقلیہ" کی ہے۔
- ڈی-این-اے ٹیسٹ رپورٹ سے زنا، سرقہ، قتل وغیرہ موجبِ حد و قصاص جرائم کا ثبوت نہیں ہو سکتا۔

بچے کا نسب ڈی-این-اے ٹیسٹ کے ذریعے متعین کیا جا سکتا ہے۔

- زچہ خانے میں چند نو مولود خلط ملط ہو کر مشتبہ ہو گئے تو ڈی-این-اے ٹیسٹ کے ذریعے ان بچوں کا نسب متعین کیا جا سکتا ہے۔
- کسی شخص پر اپنے باپ کے علاوہ کی طرف اپنے کو منسوب کرنے کا شبہ ہو تو اس ٹیسٹ کے ذریعہ یہ شبہ دور کیا جا سکتا ہے۔
- کسی پر زنا کا الزام ہو اور عورت کسی کے نکاح یا عدت میں نہ ہو اور ڈی-این-اے رپورٹ مثبت ہو تو پیدا ہونے والی بچی مُلزم پر حرام قرار پائے گی۔

چلتی ٹرین پر فرض اور واجب نمازوں کے احکام:

- موجودہ ریلوے نظام کے تحت چلنے والی ٹرینوں میں، جب وہ چل رہی ہوں، اس وقت بھی فرض و واجب نمازوں کی ادائیگی جائز و صحیح ہے اور بعد میں ان کا اعادہ نہیں۔

- چلتی ٹرین پر کسی نے اول وقت یا درمیان وقت میں نماز پڑھ لی جبکہ اسے امید ہے کہ آخر وقت تک ٹرین رکے گی یا اسے زمین پر اُتر کر، یا رُکی ہوئی ٹرین پر نماز پڑھنے کا موقع مل جائے گا تو ایسے شخص کی نماز صحیح ہے، اسے بعد میں دہرانے کی حاجت نہیں ہے۔

جینیٹک ٹیسٹ کا شرعی حکم:

- یہ ٹیسٹ نہ مرتبۂ ضرورت و حاجت میں ہے، نہ مرتبۂ منفعت و زینت میں بلکہ از قبیل فضول ہے کیوں کہ اس ٹیسٹ سے مرد یا عورت کے صرف جین کی خرابی کا پتہ چلتا ہے، اس سے پیدا ہونے والے بچہ پر مرتب ہونے والے منفی اثرات کا تعین نہیں ہو سکتا۔

مسئلہ کفاءت

- اولیاء کو چاہیئے کہ وہ نکاح سے قبل اپنی اولاد کی مرضی بھی معلوم کریں۔
- اگر ولی کی اجازت کے بغیر عاقلہ، بالغہ غیر کفو میں نکاح کرلے تو ایسا نکاح جائز اور درست ہوگا۔[23]

بلڈ بینک میں خون جمع کرنے کا حکم:

- بلڈ بینک قائم کرنا اور اس میں انسانی خون جمع کرنا جائز ہے تاکہ وقتِ حاجت انسانی جانوں کی حفاظت ہو سکے اور حرج و مشقت کا سامنا نہ ہو۔[24]

جدید ایجادات میں قرآن کریم بھرنے اور اسے چھونے وغیرہ کا حکم:

- موبائل، سی۔ڈی، کمپیوٹر، لیپ ٹاپ، ٹیبلٹ، آئی فون وغیرہ کے جس حصہ پر قرآن محفوظ ہوتا ہے اس پر پلاسٹک کا غلاف لگا ہوتا ہے، اس لئے اسے بے وضو چھونا جائز ہے۔
- یہ نشانات جس وقت سکرین پر نظم عربی کی شکل میں نمایاں ہوں، اس کے بالائی حصہ شیشے پر بلا وضو ہاتھ رکھنا جائز ہے۔ مندوب یہ ہے کہ اسے بھی بے وضو نہ چھوئے۔
- فلمی گانے اور تصاویر وغیرہ کے ساتھ قرآن پاک اپ لوڈ کرنا بے ادبی ہے، اس لئے اس سے بچیں۔
- جائز مقصد کے لئے میموری میں محفوظ قرآن کو ڈیلیٹ کرنا جائز ہے۔
- جنب اور بے وضو کے لئے قرآن کمپوز کرنا بھی جائز ہے۔

فارن کرنسی اکاؤنٹ میں جمع سرمائے کی زکوۃ:

- فارن کرنسی اکاؤنٹ میں جتنی رقم آئی ہے اتنی رقم ادارہ کسی مستحق کو دے کر مالک بنا دے، پھر وہ مستحق ادارے کو دے دے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ ادارہ ایک فنڈ اس حیلۂ شرعی کے لئے خاص رکھے۔
- دوسری صورت یہ ہے کہ اُس رقم سے چیک کے ذریعے جو مال خریدا جائے اُس پر پہلے تملیکِ فقیر ہو، پھر فقیر کی جانب سے ادارے کے لئے ہبہ ہو۔[25]

دباغت سے پہلے ناپاک کھال کی خرید وفروخت:

- ناپاک کھال کی بیع اصل مذہبِ حنفی میں ناجائز و باطل ہے جس کی صراحت کثیر کتبِ فقہ میں موجود ہے۔ عامۂ فقہائے امصار کا بھی اصل مذہب یہی ہے۔
- بوجہ عرف و عادتِ ناس و ابتلائے عام ناپاک کھال بھی شرعاً مالِ متقوّم ہے، بناءً علیہ مردار کی کھال آج کے زمانے میں شرعاً مال ہے اور اس کی خرید وفروخت جائز و درست ہے۔

روزے کی حالت میں علاج کے کچھ نئے مسائل:

- اگر ایسی صورت حال سامنے ہو جس میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے تو بالاتفاق روزے کی حالت میں گلوکوز یا انسولین لینا یا جس دوا کی بھی ضرورت ہو اسے استعمال کرنا جائز ہو گا۔
- گلوکوز لینے یعنی عام دواؤں کی طرح کھانے، پینے سے روزہ فاسد ہو جائے گا اور اس کی قضا لازم ہو گی۔
- انجکشن سے انسولین یا گلوکوز لینے کی صورت میں روزہ فاسد نہیں ہو گا۔
- ہیموڈائلے سس سے روزہ فاسد نہیں ہو گا جبکہ پیری ٹونیل ڈائلے سس سے روزہ فاسد ہو جائے گا اور احتیاطاً قضا واجب ہے۔
- بلااضطرار وپریشانی دن میں انہیلر کے استعمال کی صورت میں روزے کی قضا و کفارہ دونوں لازم ہیں۔
- اضطراری حالت پیش آنے پر دن میں انہیلر کے استعمال کی اجازت ہے البتہ روزے کی قضا کرنی ہو گی۔
- جس مریض کو دن، رات انہیلر استعمال کئے بغیر چارہ نہیں، وہ روزے نہ رکھیں اور بعد میں قضا کر لیں، اگر بتقاضائے عمر یا شدتِ مرض قضا کے ایام ملنے کی امید نہ ہو تو روزے کا فدیہ دے دیں۔
- روزے کی حالت میں مریض کے پیشاب کی نالی میں کیتھیٹر داخل کرنے سے روزہ فاسد نہیں ہو گا۔
- روزے کی حالت میں اینما (Enema) کرانے سے روزہ فاسد ہو جائے گا اور قضا لازم ہو گی۔

- بحالتِ روزہ دل کے مریض کی زبان کے نیچے ٹکیہ رکھی اور کچھ دوا گھلنے کے بعد تھوک نگل گیا تو روزہ فاسد ہو گیا۔
- انجکشن لگانے سے مصنوعی بے ہوشی طاری ہوئی تو اس سے روزہ فاسد نہیں ہوگا۔
- سلینڈر کے ذریعہ ناک میں گیس سونگھانے یا منہ کے راستے گیس پہنچانے سے مصنوعی بے ہوشی طاری ہوئی تو اس سے روزہ فاسد ہو جائے گا۔
- مصنوعی بے ہوشی اگر طویل ہو تو انجکشن کے ذریعے بے ہوش کرنے کی صورت میں پہلا روزہ صحیح ہو گا اور باقی کی قضا لازم ہو گی جبکہ سلینڈر کے ذریعے حلق یا دماغ تک گیس پہنچانے کی صورت میں بے ہوشی کے تمام ایام کی قضا لازم ہو گی۔
- روزے کی حالت میں خون ٹیسٹ کروانا جائز ہے اور اس میں کوئی کراہت بھی نہیں۔
- روزے کی حالت میں بلڈ بینک میں خون کا عطیہ دینا مکروہ و ممنوع ہے کیوں کہ اس سے کمزوری لاحق ہونے کا قوی اندیشہ ہے۔
- کسی کی جان بچانے کے لئے بحالتِ روزہ خون دینا جائز ہے۔
- انڈواسکوپی کا حکم یہ ہے کہ اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔
- دانت کا مریض اگر ممکن ہو تو رات میں آر۔سی۔ٹی کروائے، دانت اکھڑوائے یا اس طرح کی کوئی اور اصلاح کروائے، رمضان کے دنوں میں اس طرح کے علاج سے بچے۔ حلق سے دوا یا خون کا کچھ حصہ اترنے پر روزہ فاسد ہو جائے گا، اگر ایسا نہ ہو تب بھی دوا کا مزہ محسوس ہونے اور حلق سے نیچے جانے کے اندیشہ کی بناء پر ایسا کرنا مکروہ ہو گا۔
- روزے کی حالت میں آکسیجن ماسک لگانا مفسدِ صوم ہے، اس لئے کہ اس میں خارج سے جوفِ صائم میں ایسی مصنوعی آکسیجن کا بالقصد ادخال ہوتا ہے جس سے انسان کا بچنا ممکن ہے۔

غذائی اشیاء میں نقصان دہ دواؤں اور کیمیکلز کا استعمال:

- غیر عادی طور پر مرغ کا حجم اور وزن بڑھانے کے لئے دوا وغیرہ کا استعمال، غلّے اور سبزیوں میں دوا اور کیمیکل کا استعمال، پھلوں کو قبل از وقت پکانے، خوش نما بنانے اور غیر فطری طور سے حجم بڑھانے کے لئے کیمیکل وغیرہ کا استعمال، جانوروں کے دودھ کی مقدار بڑھانے کے لئے دواؤں کا استعمال وغیرہ امور میں سے بہت سے طریقے ایسے ہیں جو فریب اور ضرر سے خالی نہیں، اس لئے ان کی حرمت میں

کلام نہیں۔ جن میں ضرر اور فریب نہیں صرف تاجروں کا فائدہ ہے، ان کے جواز میں بھی کوئی کلام نہیں۔ [26]

بینک گارنٹی لیٹر کا حکم:

- بینک گارنٹی لیٹر کی شرعی حیثیت ضمانت کی ہے جو جائز ہے جبکہ سروسز کے عوض لی جانے والی فیس کی شرعی حیثیت اجرت کی ہے، یہ بھی جائز ہے۔

بینک اکاؤنٹ میں رقوم کا اندراج:

- بینک اکاؤنٹ یا لیجر بُک میں رقوم کا اندراج اصل مذہب کے لحاظ سے قبضہ نہیں لیکن عرفِ عام اور حاجتِ شرعی کی بناء پر اس کو حکماً قبضہ تسلیم کیا جاتا ہے۔
- آن لائن خریداری اور اس کے بعد قبضہ سے قبل کسی دوسرے کو وہ چیز بیچ دینا، اس کا حکم یہ ہے کہ یہ تمام "بیع" درست اور جائز ہیں البتہ خریدار کو خیارِ عیب اور خیارِ رؤیت حاصل ہو گا۔

ای کامرس ٹریڈنگ کا حکم:

- ڈراپ شپنگ: اس میں ایسا سامان بیچنا لازم آتا ہے جو اپنی ملِک میں نہ ہو جو کہ ناجائز ہے۔ جواز کی صورت یہ ہے کہ ریٹیلر کمپنی کے ایجنٹ کی حیثیت سے سامان بیچے۔
- بزنس ٹو کنزیومرس: اس صورت میں سٹاک میں موجود سامان بیچا جاتا ہے جو کہ جائز ہے۔
- بزنس ٹو بزنس: سامان بنانے والی کمپنی کا ڈسٹری بیوٹر سے، اور اس کا ہول سیلر سے اور ہول سیلر کا ریٹیلر سے فروخت کرنا جائز ہے۔
- کنزیومرس ٹو کنزیومرس: یہ معاملہ بھی جائز ہے اور سائٹ کا مالک جو پیسے کماتا ہے وہ اس کے اشتہار کی اجرت ہے۔
- کنزیومرس ٹو بزنس: یہ معاملہ عقدِ اجارہ ہے، پروجیکٹ میں اگر کوئی شرعی خرابی نہ ہو تو اس کے لئے کام کرنا جائز ہے۔[27]

فاریکس ٹریڈنگ کی شرعی حیثیت:

- ناتجربہ کار اور غیر ماہر لوگ اس تجارت میں ہاتھ نہ ڈالیں اور جو لوگ اس کے ماہر ہیں اور فائدے کا ظنِ غالب رکھتے ہیں ان کے لئے شرعاً اجازت ہے، مگر ہندوستان میں قانوناً ممانعت ہے اس لئے وہ بھی اس سے پرہیز کریں۔

مٹیریل کی قیمتوں میں اُتار چڑھاؤ کے ساتھ تعمیر کا ٹھیکہ :

- یہ معاملہ اصلاً اجارہ ہے جس میں ضمناً بیع بھی ہوتی ہے اور بوجہ تعامل اس کے جواز کا حکم ہے۔
- دونوں طرف سے جتنے پر معاملہ طے ہوا، اتنے پر اس کی تکمیل ٹھیکہ دار پر لازم ہے اور ٹھیکیدار خسارے میں نہیں ہوتا بلکہ نفع ہی پاتا ہے۔ بالفرض کسی آفتِ ناگہانی سے غیر معمولی خسارہ ہو گیا تو ٹھیکہ دار حکومت وغیرہ سے صورتِ حال بتا کر مقررہ رقم میں اضافہ کرا سکتا ہے۔
- بڑے ٹھیکے حکّام کو کچھ دیئے بغیر حاصل نہیں ہوتے، اس لئے مسلمان اگر کچھ دے کر اپنا حق حاصل کریں تو وہ گنہگار نہیں البتّہ جو حکّام مال لیتے ہیں وہ ضرور مجرم ہیں۔

زندگی کا حمایتی نظام (Life Support System):

- نمونیا اور آپریشن کی صورت میں وینٹی لیٹر کا استعمال مفید ہے کہ عارضی استعمال کے بعد نظامِ تنفّس بحال ہو جاتا ہے، اس لئے اس صورت میں اس کا استعمال جائز اور اولیٰ ہے۔
- اسی طرح پھیپھڑے جب کم خراب ہوں اور اندازہ ہو کہ کچھ ہی دنوں میں یہ خود کار ہو جائیں گے تو وینٹی لیٹر کا استعمال جائز اور بہتر ہے۔
- جب درست ہونے کی صرف ہلکی امید سی ہو تو بھی آدمی تجربہ کر کے نتیجہ دیکھ سکتا ہے۔
- جب یہ امید منقطع ہو جائے اور مریض کے اشاروں سے اس کے لوگوں کو کچھ فائدہ ہو اور خود مریض بھی کلمہ وغیرہ پڑھنے کا فائدہ حاصل کر سکتا ہو تو ایسی حالت میں بھی وینٹی لیٹر کا ہلکا سا فائدہ ہے۔
- مگر جب یہ فائدہ بھی معدوم ہو جائے تو وینٹی لیٹر کا حاصل بس یہ ہے کہ مریض کرب اور اذیت کے ساتھ سانس لیتا رہے اور سرمایہ برباد ہوتا رہے۔ ایسی حالت میں ہونا یہ چاہیئے کہ خدا پر بھروسہ کر کے قینٹی لیٹر ہٹا دیا جائے تاکہ مریض کی اذیت اور مال کی بربادی کا سلسلہ بند ہو جائے۔

پوسٹ مارٹم کی شرعی حیثیت:

- پوسٹ مارٹم میں کچھ ایسے ناپسندیدہ امور پائے جاتے ہیں جن کی اجازت عام حالات میں شریعتِ اسلامی نہیں دیتی، اس لئے جہاں تک قانون کی رو سے بچنے کی گنجائش ہو، بچے اور جہاں مجبور ہو، معذور ہے۔
- جن صورتوں میں قانوناً پوسٹ مارٹم لازمی و ناگزیر ہو وہاں اولیاء کو خاموش رہنا چاہیئے۔
- قاتل اور اس کے اولیاء خوں بہا ادا کر دیں یا مقتول کے اولیاء خوں بہا معاف کر دیں تو فریقین کوشش کریں کہ "پنچ نامہ" کے ذریعہ کام چل جائے اور لاش کا پوسٹ مارٹم نہ ہو۔

- جہاں قاتل اور مقتول کے اولیاء میں صلح نہ ہو سکے تو وہاں امنِ عامہ کو برقرار رکھنے کے لئے ایف۔آئی۔آر درج کرادینا چاہیئے، اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔

علم تشریح الاعضاء کے لئے لاشوں کی چیر پھاڑ:

- لاشوں کی چیر پھاڑ بغیر اضطرار شرعی کے درست نہیں۔
- مناسب یہ ہے کہ انسانی ماڈل اور اپنی میٹیڈ ویڈیوز سے علمِ تشریح الاعضاء سیکھیں۔
- اس میں کچھ کمی ہو تو الٹرا ساؤنڈ کی طرح کوئی باطن نما مشین ایجاد کریں۔[28]

خلاصۂ بحث:

مجلسِ شرعی کے تعارف، طریقہ کار، منہج اور فقہی سیمینارز کی تفصیلات سے درج ذیل نکات بطور خلاصہ سامنے آتے ہیں:

- مجلسِ شرعی میں جن مسائل کو زیرِ بحث لایا جائے گا ان کا حل فقہ حنفی سے ہی پیش کیا جائے گا، دیگر فقہی مذاہب کی طرف التفات نہیں کیا جائے گا۔
- مجلسِ شرعی علامہ ابنِ عابدین کے بعد مولانا احمد رضا خان، مولانا امجد علی اعظمی اور مولانا شاہ مصطفیٰ رضا خاں قادری کی آراء کو قابلِ اعتماد سمجھتی ہے۔ گویا مجلسِ شرعی کے فیصلہ جات کا مدار بریلوی مکتبِ فکر کے کبار علماء کی آراء پر موقوف ہے۔
- مجلسِ شرعی مجتہد علماء کی ان آراء کو قابلِ التفات نہیں سمجھتی جو مذہبِ حنفی کے خلاف ہو یعنی طبقۂ مجتہدین میں شامل حنفی عالم کا تفرد قابلِ قبول نہیں ہے۔
- مجلسِ شرعی قیاس کی اجازت صرف ان مسائل میں دیتی ہے جن میں کوئی علتِ منصوصہ موجود ہو۔
- ایسے احکام جن میں تغیر کا امکان ہو، ان میں ضرورت، دفعِ حرج، عرف، تعامل، مصلحتِ دینیہ اور ازالۂ فساد میں سے کسی ایک یا ان سب کو مدِّ نظر رکھا جاتا ہے اور رائے قائم کی جاتی ہے۔
- مجلسِ شرعی کے زیرِ اہتمام اب تک منعقد ہونے والے سیمینارز کی مجموعی تعداد پچیس ہے۔
- مجلسِ شرعی کے فقہی سیمینارز میں زیرِ بحث آنے والے اکثر مسائل ایسے ہیں جو جدید ہیں اور مجلسِ شرعی بحث و تمحیص کے بعد ان کا عمدہ حل پیش کرتی ہے۔
- کسی مسئلہ پر متفقہ رائے سامنے آجائے تو اسے دلائل کے ساتھ نوٹ کر لیا جاتا ہے اور اسے مجلس شرعی کا فیصلہ قرار دیا جاتا ہے لیکن اختلاف کی صورت میں اختلافی آراء کو فریقین کے ناموں کے ساتھ تحریر کر لیا جاتا ہے اور فریقین کے دلائل بھی ذکر کئے جاتے ہیں البتہ اسے مجلسِ شرعی کا فیصلہ قرار

نہیں جاتا۔

- کسی مسئلہ پر بحث و تمحیص مکمل نہ ہو سکے تو اسے اگلے سیمینار میں شامل کر لیا جاتا ہے تاکہ مسئلہ منقح ہو کر سامنے آ سکے۔

سفارشات:

مجلسِ شرعی کے منہج اور فیصلہ جات کا تقابلی مطالعہ کرنے کی ضرورت ہے تاکہ اس بات کو واضح کیا جا سکے کہ مجلسِ شرعی اپنے منہج تحقیق پر کس حد تک عمل پیرا ہے نیز اس امر کی اشد ضرورت ہے کہ عالمِ اسلام میں اجتماعی اجتہاد کے اداروں اور مجلسِ شرعی کے مناہج اور فیصلہ جات کا تقابلی مطالعہ کیا جائے۔

حوالہ جات (References)

1 ان تمام فتاویٰ جات کی تفصیلات کے بارے میں جاننے کے لئے دیکھیئے: بھٹی، محمد اسحاق، برصغیر میں علمِ فقہ، بیت الحکمت، لاہور، ۲۰۰۹ء۔

2 البابرتی، محمد بن محمود بن احمد، الحنفی، الردود والنقود شرح مختصر ابن الحاجب، مکتبۃ الرشد، طبع اول، ۲۰۰۵ء، ج: ۲، ص: ۶۷۸،۶۷۶۔

3 الشرفی، د۔ عبدالمجید السوسوہ، الاجتھاد الجماعی فی التشریع الاسلامی، کتاب الامۃ، قطر، ذوالقعدۃ ۱۴۱۸ھ، ص: ۴۶۔

4 رضوی، نظام الدین، مفتی، صحیفۂ مجلسِ شرعی، دارالنعمان، طبع اول، مئی ۲۰۰۹ء، ج: ۲، ص: ۱۷۔

5 صحیفۂ مجلسِ شرعی، ج: ۲، ص: ۲۰،۱۹۔

6 ماہنامہ اشرفیہ، اگست ۱۹۸۶ء، ص: ۳۰۔

7 صحیفۂ مجلسِ شرعی، ج: ۲، ص: ۲۱،۲۰۔

8 صحیفۂ مجلسِ شرعی، ص: ۲۲

9 رضوی، محمد نظام الدین، مفتی، مجلسِ شرعی کے فیصلے، مجلسِ شرعی جامعہ اشرفیہ مبارک پور، اعظم گڑھ، ۲۰۱۴ء، ج: ۱، ص: ۹۰،۸۹۔

10 مجلسِ شرعی کے فیصلے، ج: ۱، ص: ۵۳۔

11 مجلسِ شرعی کے فیصلے، ج: ۱، ص: ۵۴۔

12 سیمینارز کی یہ تفصیلات مفتی محمد نظام الدین رضوی برکاتی کی مرتب کردہ کتاب "جدید مسائل پر علما کی رائیں اور فیصلے" کی جلد اول، دوم اور سوم کے متفرق صفحات سے یکجا کی گئی ہیں۔

13 ماہنامہ اشرفیہ، جلد نمبر: ۳۸، شمارہ: ۳، مارچ ۲۰۱۴ء۔

14 ماہنامہ اشرفیہ، جلد نمبر: ۳۹، شمارہ: ۲، فروری ۲۰۱۵ء۔

15 ماہنامہ اشرفیہ، جلد نمبر: ۴۰، شمارہ: ۱، جنوری ۲۰۱۶ء۔

16 ماہنامہ اشرفیہ، جلد نمبر: ۴۱، شمارہ: ۱۲، دسمبر ۲۰۱۷ء۔

17 ماہنامہ اشرفیہ، جلد نمبر: ۴۳، شمارہ نمبر: ۱، جنوری ۲۰۱۹ء۔

18 رضوی، محمد نظام الدین، برکاتی، مفتی، جدید مسائل پر علما کی رائیں اور فیصلے، طلبۂ درجۂ فضیلت (سال اول) ۲۰۱۸ء، جامعہ اشرفیہ مبارک پور، ضلع اعظم گڑھ، ۲۰۱۸ء، ج: ۲، ص: ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵۔

19 یہ تمام کتب جامعہ اشرفیہ مبارکپور کی ویب سائٹ پر موجود ہیں۔

20 ایضاً، ج: ۱، ص: ۱۲۹۔

21 ذکر کردہ مسائل جدید مسائل پر علما کی رائیں اور فیصلے جلد اول کے مختلف صفحات سے لئے گئے ہیں جو یہ ہیں: صفحہ نمبر: ۱۳۰، ۳۳۲، ۲۴۸، ۲۴۷، ۲۴۶، ۲۴۵، ۲۳۱، ۲۰۳، ۱۹۹، ۱۷۱، ۱۶۴، ۱۶۳، ۱۶۲، ۱۶۱، ۳۳۳، ۴۰۱، ۳۶۶، ۳۵۶، ۳۵۵، ۳۵۴، ۳۵۳، ۳۳۴۔

22 ذکر کردہ مسائل جدید مسائل پر علما کی رائیں اور فیصلے جلد دوم کے مختلف صفحات سے لئے گئے ہیں جو یہ ہیں: صفحہ نمبر: ۱۷، ۱۱۶، ۲۷، ۲۱۱، ۲۱۰، ۱۶۰، ۱۵۹، ۱۲۴، ۱۲۳، ۱۲۲، ۱۱۷، ۲۱۲، ۲۲۸، ۲۷۶، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۴۲، ۳۴۱، ۳۸۵، ۴۱۶، ۴۱۷۔

23 ذکر کردہ مسائل جدید مسائل پر علما کی رائیں اور فیصلے جلد سوم کے مختلف صفحات سے لئے گئے ہیں جو یہ ہیں: صفحہ نمبر: ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۱۰۲، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۷۲، ۱۷۷، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۴۴۰، ۴۴۸، ۴۴۷، ۳۹۷، ۳۹۶، ۴۷۳۔

24 ماہنامہ اشرفیہ، خصوصی شمارہ، جامعہ اشرفیہ مبارک پور، انڈیا، مارچ ۲۰۱۴ء، ص: ۵۱، ۴۷۔

25 ماہنامہ اشرفیہ، جلد نمبر: ۳۹، شمارہ: ۲، جامعہ اشرفیہ مبارک پور، انڈیا، فروری ۲۰۱۵ء، ص: ۴۰، ۳۹۔

26 ماہنامہ اشرفیہ، جلد نمبر: ۴۰، شمارہ: ۱، جامعہ اشرفیہ مبارک پور، جنوری ۲۰۱۶ء، ص: ۵۴، ۵۳، ۵۲، ۵۱، ۵۰، ۴۹، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹۔

27 ماہنامہ اشرفیہ، جلد نمبر: ۴۱، شمارہ: ۱۲، دسمبر ۲۰۱۷ء، ص: ۱۱، ۱۲۔

28 ماہنامہ اشرفیہ، جلد نمبر: ۴۳، شمارہ: ۱، جنوری ۲۰۱۹ء، ص: ۲۲، ۲۳، ۲۵، ۲۶، ۲۸، ۳۰۔